کشمیر اور مزاحمتی ادب کا آغاز وارتقاء

ڈاکٹر محمود الحسن عارف ❀

Abstract

The territory of Kashmir is a disputed territory between Pakistan and India. It is a beautiful valley consisting on beautiful people, which is called "Paradise of the Earth".

The tragedy of Kashmir began when the British Government of India, sailed out this territory to Gulab Sing, who was a cruel ruler of the territory. So the residents of the Kashmir, mostly the Muslims, did not accept this decision and started demonstrations against this decision. After, the partition of the united India, the family of Gulab Sing, passed on it, to the Indian Government, so the agitation and demonstration and fighting is continuously going on, throughout the period.

In this perspective the poets of the Muslim world specially, the poets of Pakistan, started criticizing and condemning the rulers of Kashmir, and provoking the freedom fighters of the territory.

I have mentioned a brief sketch of the situation with some examples of the poetry of this kind. The article basically introduces the Kashmiri movements well as the literary currents on the poetry of the Kashmir problem.

❀ صدر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

مصر کے حکمران جمال عبدالناصر نے ایک موقع پر کہا تھا، کہ اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں لڑ رہی ہوں تو اس کے پیچھے بھی انگریز کا ہاتھ ہوگا۔ یہ بات جہاں قبرص، بوسنیا، عراق، افغانستان اور فلسطین کے علاقوں پر راست آتی ہے، وہاں خطۂ جنت نظیر کشمیر پر بھی صادق آتی ہے۔ یہ خطہ برسوں سے مسلمان حکمرانوں کے ماتحت رہا اور اس سرزمین کی فضاؤں کو بے شمار اولیاء نے امن ومحبت اور ایک دوسرے کے ادب واحترام کے نور سے منور اور اسلام کی دولت سے سیراب کیا...... یہاں کی آبادی میں اکثریت مسلمانوں کی ہے...... جو صدیوں سے اپنے آباء واجداد کی سرزمین پر امن وآشتی کے ساتھ چین کی بانسری بجا رہے تھے...... کہ سات سمندر پار سے آنے والے انگریز تاجروں نے ان کی قسمت کا سودا کر دیا۔ انہوں نے اس علاقے پر حکمرانی کا حق ۱۸۴۶ء میں ۷۵ لاکھ روپے میں ...... ڈوگرہ سردار گلاب سنگھ عرف گلابو کے ہاتھ پر بیچ دیا اور رقم بھی...... ڈوگرہ حکمران سے تھوڑی تھوڑی کر کے قسطوں میں ۱۸۴۹ء تک وصول کی (۱)۔ اسی بنا پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

دہقان و کشت و جوے و خیاباں فروختند
قوے فروختند وچہ ارزاں فروختند

صرف یہی نہیں، بلکہ کشمیر کا قبضہ بھی خود لے کر اسے دیا۔

امین طارق قاسمی نے اس سودے کو انوکھا سودا قرار دیا اور کہا ہے:

ستم گروں نے اس کی روح آزادی کچل ڈالی
پچھتر لاکھ میں کشمیر کی قسمت بدل ڈالی
کیا زیر فلک انسان نے بیوپار انسان کا
تعجب خیز منظر تھا یہ کاروبار انسان کا(۲)

گلاب سنگھ ایک ظالم و جابر شخص تھا۔ اس نے نہ صرف اس علاقے پر ظلم وستم کی انتہائی کر دی، بلکہ اس علاقے پر ظالمانہ ٹیکس لگا کر لوگوں کا جینا دوبھر کیے رکھا۔ گلاب سنگھ کی اولاد اس سے بھی زیادہ نالائق، عیاش اور جابر و ظالم تھی۔ انہوں نے اہل کشمیر کے لیے عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ ان کے ظلم وستم کے خلاف جو آواز اٹھتی، اسے طاقت کے ذریعے دبا دیا جاتا...... ہزاروں مسلمان اور غیر مسلمان ان کے ظلم وستم کا نشانہ بنے، حکمرانوں کے ظلم وستم کے

۱۔ دیکھیے The India ve Surved :Walter Lawrence، ص۲۸؛ سردار محمد ابراہیم The Kashmir Sage، ص۱۴؛ پروفیسر نذیر احمد تشنہ، تاریخ کشمیر، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ص۴۰۳-۵۱۲۔

۲۔ امین طارق قاسمی، دیوان، بحوالہ...... پروفیسر فتح محمد ملک (وغیرہ)...... (مدیران) پاکستان میں اردو، جلد پنجم۔

خلاف تحریک شروع ہوئی تو اسے کچلنے کے لیے بے پناہ مظالم ڈھائے گئے...... کشمیر کے مسلمانوں کو نہ صرف ان کے حقوق سے محروم رکھا گیا، بلکہ ان کو تعلیم، سیاست اور اقتصادیات کے میدانوں سے بھی دور رہنے پر مجبور کیا گیا...... تاکہ تعلیم و وسائل معیشت سے مالا مال ہو کر یہ کہیں ان کے حق حکمرانی کو چیلنج نہ کر دیں۔ دوسری طرف جب مسلمانان برصغیر پاک و ہند قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں انگریزوں اور ہندوؤں سے آزادی حاصل کر رہے تھے تو کشمیر کو آخری ڈوگرہ حکمران نے بھارتی حکومت کے حوالے کر دیا، اہل کشمیر پر یہ ایک اور ظلم تھا، جو ڈوگرہ حکمران کی طرف سے روا رکھا گیا۔ اس طرح ۱۹۴۷ء میں ہونے والا یہ ظلم ان پر دوہرا ظلم ثابت ہوا، جس کی کسک اب تک باقی ہے۔

بھارت نے اس علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد اہل کشمیر پر ڈوگرہ حکمرانوں کے مظالم کو بھی مات کر دیا، یوں ظلم اور جبر کے سائے تلے سسکتی ہوئی جنت نظیر خطۂ کشمیر میں اترنے والی سیاہ اور کالی رات مزید طویل ہوگئی۔ اس مسئلے پر پاکستان اور بھارت کے مابین تین خوفناک جنگیں اور اگر کارگل جنگ کو شامل کر لیا جائے تو چار خوفناک جنگیں لڑی جا چکی ہیں اور اقوام متحدہ کئی مرتبہ یہاں استصواب رائے کی قرارداد پاس کر چکی ہے، مگر کشمیر کا مسئلہ بدستور حل طلب ہے اور اقوام متحدہ اور مسلم امہ کے ایجنڈے پر بدستور سرفہرست ہے۔

کشمیر کا خطہ پورے برّاعظم پاک و ہند کا دھڑکنے والا دل اور اس کا دماغ ہے، جس طرح دل اور دماغ پر پڑنے والی چوٹ پورے جسم کو اذیت اور تکلیف سے دوچار کر دیتی ہے اور پورا جسم تلملا کر رہ جاتا ہے۔ اسی طرح کشمیر کے خطے میں جنم لینے والے اس المیہ نے پورے برصغیر پاک و ہند کے حسن اور اس کی خوب صورتی کو گہنا دیا ہے اور اس مسئلے کی بنا پر پورے علاقے اور پورے خطے کو خوفناک جنگ اور المناک تباہی کے بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے...... چنانچہ اس پورے خطہ کو امن و آشتی کے ساتھ رہنے کے بجائے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے دنیا بھر سے خوفناک اسلحہ جمع کرنے اور اس علاقے کو بھوک، غربت اور فاقہ مستی میں جھونک دیا گیا ہے اور یوں اس مسئلہ نے اس خطے کے امن اور اس کی سلامتی کو انتہائی خطرے میں ڈال رکھا ہے[۳]۔

یہ مسئلہ اقوام عالم کی انسان دوستی کا منہ چڑا رہا ہے اور اس پرسکون وادی میں ایک ایسی آگ بڑھکا دی ہے، جس کی شدت ہر آنے والے دن کے ساتھ مزید بڑھ رہی ہے۔

۲۔ مزاحمتی ادب کی ابتداء

دنیا میں قدیم زمانے سے، جنگ صرف میدانوں اور شہروں میں ہی نہیں لڑی جاتی، بلکہ جنگ کا ایک میدان ...... شعر و شاعری اور ادب کا میدان بھی رہا ہے ...... غالباً اسی بنا پر ...... آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت

۳۔ اس عنوان کی تفصیل کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر صفدر محمود، Pakistan affairs، لاہور ۱۹۷۰ء؛ ڈاکٹر عبدالغنی، مقالہ کشمیر، (تعلیقہ) در اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳۱۱/۱۷-۳۱۲، بذیل مادہ؛ نذیر احمد تشنہ، تاریخ کشمیر، بامداد فہرست

وسیادت میں، جہاں ایک طرف بدر و احد کے معرکے سر ہوئے، وہاں دوسری طرف حضرت حسانؓ بن ثابت، حضرت کعبؓ بن مالک، حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہم نے شعری محاذ پر دشمن کے دانت کھٹے کیے(۴) یہ گویا...... اسلامی تاریخ میں مزاحمتی جنگ کی ابتداء تھی، اور یہ بھی مروی ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ......حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں کرسی بچھواتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (اے اللہ ان کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما)(۵) اس طرح اسلامی تاریخ میں عملی اور قلمی دونوں طرح کے جہاد کی...... ابتدا ایک ساتھ ہوئی اور اب دنیا میں ہر جگہ ان دونوں محاذوں پر معرکہ آرائی بیک وقت جاری رہتی ہے۔

کشمیر کی وادیوں میں بھی صدیوں سے لڑی جانے والی اس جنگ آزادی میں ...... مزاحمتی ادب پر برابر ......توجہ مبذول رہی، اور مسلمان ادیبوں اور شاعروں نے ہر دور میں آزادی کی شمع کو فروزاں رکھا۔

بلکہ اگر یہ کہا جائے تو عین مناسب ہوگا کہ ''مسلمان ادیب اور شاعر'' اس جنگ کا ہراول دستہ بھی رہے اور قلب لشکر بھی اور اس کا میمنہ بھی رہے اور میسرہ بھی۔ انہوں نے لشکروں کو راستہ بھی دکھایا اور ان کا حوصلہ بھی بڑھایا، انہوں نے ان کی کوتاہیاں بھی رقم کیں اور ان کی تاریخ بھی لکھی...... کشمیر کی تاریخ میں مزاحمتی ادب کی تاریخ بھی صدیوں پرانی ہے، بقول ڈاکٹر، صابر آفاقی ...... فارسی گو شاعر ملا طاہر غنی کا یہ شعر مزاحمتی شاعری کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے:

در معرکہ صد زخم رسد گر بہ تن ما
زوں بہ کہ بود داغ سپر بر بدن ما

(اگر میدان جنگ میں ہمارے بدن پر سو زخم بھی آئیں، تو اس سے کہیں بہتر ہے کہ ہمارے بدن پر ڈھال کا داغ پڑے)

وادی کشمیر کے صحنوں اور اس کی خوب صورت وادیوں میں للہ عارفہ، نورالدین نورانی، حمزہ مخدوم، یعقوب صوفی اور شاہ نقشبند جیسے عظیم صوفیاء نے اپنے پیغام اور ملا طاہر غنی، شمس فقیر، محمود گامی، حبہ خاتون، عبد الاحد

۴۔ دیکھیے اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ان چاروں صحابہ پر مقالات؛ بذیل مادہ ہا۔

۵۔ ابن ماجہ، الاصابہ، ۱/۳۲۶، مطبوعہ احیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک روح القدس حضرت حسان بن ثابت کے ساتھ ہیں، جب کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مدافعت کرتے ہیں۔

آزاد اور غلام احمد مسحور جیسے شعرا کی شاعری نے اپنی خوشبو پھیلائی (۶)۔

حکیم الامت شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کو اہل کشمیر کے ساتھ خصوصی تعلق اور لگاؤ تھا۔ اسی لیے انہوں نے اہل کشمیر کے حق میں پر درد اور طاقت ور آواز بلند کی۔ انہوں نے اہل کشمیر کی جدوجہد آزادی کو زبان دینے کے لیے ملازادہ ضیغم لولابی کی زبان سے، یوں زمزمہ سرائی کی ہے (۷)۔

گر صاحب ہنگامہ نہ ہوں ممبر ومحراب
دین بندہ مومن کے لیے موت ہے یا خواب
اے وادی لولاب
ملاّ کی نظر نور فراست سے خالی
بے سوز ہے میخانہ صوفی کی مئے ناب
اے وادی لولاب
تمام عارف و عامی خودی سے بے گانہ
کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ مے خانہ
نصیب خطہ ہو یا رب ! وہ بندہ درویش
کہ جس کے فقر میں انداز ہو کلیمانہ

ایک اور موقع پر انہوں نے کہا:

پنجہ ظلم وجہالت نے برا حال کیا
بن کہ مقروض ہمیں بے پر و بے بال کیا
توڑ اس دست جفاکیش کو یارب جس نے
روح آزادی کشمیر کو پامال کیا (۸)

انہوں نے کشمیر کے موضوع پر انیس اردو منظومات کو ''ارمغان حجاز'' کے آخر میں شامل کیا ہے، جن کا عنوان

۶۔ پروفیسر فتح محمد ملک......تحریک آزادی کشمیر اور اردو ادب، در پاکستان میں اردو، ۲۲۲/۵۔۳۳۷۔

۷۔ محمد سلیم خان گمی: کشمیر ادب وثقافت، یونیورسل بکس، اردو بازار، لاہور مطبوعہ ۱۹۸۹ء، ص ۱۴۱۔۲۰۴؛ راجہ شجاد لطیف خان، مطالعہ کشمیر، مطبوعہ ۲۰۰۳ء، سنگت پبلشرز، لوئر مال، لاہور۔

۸۔ علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، سید حسام الدین راشدی، تذکرہ شعرائے کشمیر، مطبوعہ اقبال اکادمی، پاکستان ۱۹۶۷ء۔

ہے" ملا ضیغم زادہ لولابی کشمیری کا بیاض۔

علامہ اقبال کی زندگی میں ۱۹۳۱ء میں آزادی کشمیر کی تحریک اوج کمال پر جا پہنچی۔ یہی وہ دور تھا، جب علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں خطبہ الہٰ آباد میں پاکستان کا تصور پیش کیا اور مسلمانان ہند نے حصولِ پاکستان کی جدوجہد آزادی کا آغاز کیا تھا۔

اس دور میں علامہ اقبال کے علاوہ محمد دین فوق، حفیظ جالندھری اور مولانا ظفر علی خان، جیسے شاعروں اور ادیبوں نے اپنی خوب صورت، جواں ہمت، اور پر جوش شاعری کے ذریعے مسئلہ کشمیر اور وہاں ہونے والے مظالم کو اجاگر کیا (۹)۔

دراصل مسلمانان برصغیر نے کشمیر کے مسئلے کو علاقائی مسئلہ سمجھنے کے بجائے اسے ایک قومی مسئلہ قرار دیا اور اس لیے قریب قریب ہر بڑے اور چھوٹے شاعر نے...... معدودے چند شعراء کے علاوہ، اس مسئلے کو اہمیت دی ہے اور اس پر طبع آزمائی کی ہے...... ہمارے سامنے قومی زبان سمیت...... کشمیر اور پاکستان کی لوکل زبانوں کے بلا مبالغہ سیکڑوں شعراء ہیں، جنہوں نے اپنے خوب صورت اشعار میں اس مسئلے کو اجاگر کیا...... اس فہرست میں مذکورہ بالا قومی شعراء کے علاوہ احمد ندیم قاسمی، قیوم نظر، حفیظ جالندھری، جسٹس ہمایوں، خلیفہ عبدالحکیم، عظیم قریشی، جمیل نظامی، شفقت تنویر مرزا، ضیاء الحسن ضیاء، طاؤس بانہالی، قمر تمرازی، عمادالدین سوز آزادی، الطاف قریشی، یوسف ظفر، احمد شمیم، ہدایت اللہ اختر، ہدایت اللہ اختر، امین طارق قاسمی، تحسین جعفری اور ان کے فرزند مقصود جعفری، نذیر انجم، اسرائیل مہجور، اکبر کشمیر آذر، عسکری، شفیق راجا، احمد حسین مجاہد، واحد اعجاز ہمدانی، مخلص وجدانی، اصغر عابد حیرت، اعجاز نعمانی، صفدر میر، سید عارف، عائشہ مسعود اور دوسرے بیسیوں شعراء کے اسمائے گرامی شامل ہیں (۱۰)۔

اس مزاحمتی شاعری میں یوں تو بیسوں موضوعات اور مضامین زیر بحث آئے ہیں، تاہم ان میں مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے اور وہاں ہونے والے ظلم اور بربریت کو بے نقاب کرنے لیے تین بنیادی موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ حسن و جمال کشمیر:

ہم دیکھتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر پر مزاحمتی شاعری کرنے والے، مختلف شعراء کے ہاں ...... پہلے قدم کے طور پر

۹۔ دیکھیے کلیات اقبال، ص ۶۷۶ تا ۶۹۲۔

۱۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے پروفیسر فتح محمد ملک، سید سردار احمد پیرزادہ، وتجمل شاہ (مرتبین)، پاکستان میں اردو، جلد پنجم، مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان ۲۰۰۶ء۔

......حسن و جمال کشمیر کا ذکر ملتا ہے، وہ ہمیں اس جنت نظیر خطے کے مختلف جمالیاتی پہلوؤں کے متعلق بتاتے ہیں...... وہ اس کی پرشکوہ اور خوب صورت، وادیوں کی تعریف کرتے ہیں، وہ اس کے برف پوش پہاڑوں کا وصف بیان کرتے ہیں۔ وہ اس کے باشندوں کی معصومیت کے گن گاتے ہیں، اس کے میدانوں میں چرتے ہوئے...... ریوڑ...... اور کم سن لڑکیاں ان کے اشعار کا خصوصی موضوع ہیں۔

مثال کے طور پر نامور اردو شاعر حفیظ جالندھری کشمیر کے حسن کو یوں خراجِ تحسین ادا کرتے ہیں:

حسن کی افراط خوبی کہ فراوانی یہاں
ہے نظر کو اعتراف تنگی دامانی یہاں
بہرجان و چشم ہر نعمت کی ارزانی یہاں
بے کس و محتاج لیکن نوعِ انسانی یہاں (۱۱)

سرفراز حسین خان تحسین جعفری، ......خطہ کشمیر کی تصویر یوں پیش کرتے ہیں:

ماہ کامل کی تنویر کشمیر ہے
باغ جنت کی تصویر کشمیر ہے
اس کا ہر ذرہ رشک در ثمن
اس کا ہر گوشہ صد و شکِ در چمن
اس کے کانٹے بھی ہیں گل رخ و گلبدن
حور و غلمان کی جاگیر کشمیر ہے
باغ جنت کی تصویر کشمیر ہے (۱۲)

معروف ادیب اور اردو شاعر احمد ندیم قاسمی...... اپنی نظم کشمیر میں فرماتے ہیں۔

تاریخ پلٹ رہی ہے اوراق
کشمیر کی برف شعلہ زن ہے
تسلیم کہ ظالموں کے نزدیک
کشمیر دریدہ پیرہن ہے

۱۱۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، کشمیر میں اردو کی مزاحمتی شاعری، در کتاب مذکور، ۱۲۸۵۔

۱۲۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان، خطہ پونچھ اور اردو نظم...... در پاکستان میں اردو، مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان، پاکستان ۲۰۰۶، ص ۲۱۲۔

کشمیر کی مفلسی میں لیکن
اب کیسا بلا کا بانکپن ہے
زخموں سے اٹے ہوئے بدن پر
یزداں کا جمال ضو فگن ہے
ہیں برق فشاں سلے ہوئے لب
کاٹا ہوا ہاتھ تیغ زن ہے
ہر سمت پہاڑ کٹ رہے ہیں
ہر فرد شبیہ کوہ کن ہے (۱۲۔ الف)

اور امین طارق قاسمی وادی کشمیر کے بارے میں یوں رطب اللسان ہیں:

دماغ خامہ بوئے لالۂ و گل سے معطر ہے
سیاہی ہے کہ نہر خلد کا آب معطر ہے
مزینِ صفحہ قرطاس ہے صحن گلستان سے
مری نظروں میں بہتر ہے، یہ گلشن باغ رضواں سے (۱۳)

ان کے فرزند مقصود جعفری نے "حسن کشمیر" کا نغمہ یوں پیش کیا ہے:

برف کے اوڑھے دوشالہ ہے عروس شادماں
رقص میں ہیں سبز شاخیں جھومتا ہے گلستاں
کیوں نہ مدح حسن میں گنگ شاعر کی زباں
پھول محو رقص ہوں، جب کارواں در کارواں
یہ حسین وادی مثال گیسوے دلدار ہے
نازش تخلیق فطرت کا حسین شاہکار ہے (۱۴)

۱۲الف۔ پروفیسر فتح ملک، در کتاب مذکور، ص ۳۱۵۔۳۱۶۔

۱۳۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان، ۵/۲۱۵۔

۱۴۔ ایضاً، ۵/۲۲۱

۲۔ اہل کشمیر کی مظلومی، بے کسی کی تصویر کشی

مزاحمتی شاعری میں دوسرے نمبر پر شعراء کشمیر کے طول وعرض میں ہونے والے ظلم و بربریت کے مناظر اور اہل کشمیر کی بے کسی اور مظلومی کی تصویر کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد لوگوں کو مظلوموں کی داد رسی، حق و انصاف کی حمایت اور بین الاقوامی برادری کی توجہ...... آزادی کشمیر کی طرف مبذول کرانا ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر مولانا ظفر علی خان کا درج ذیل شعر ملاحظہ ہو، جس میں کشمیر میں ہونے والے نظام کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔

ہر طرف ہنگامہ پھر برپا ہے داروگیر کا
ہو رہا ہے پھر بڑا زخم کہن کشمیر کا(۱۵)

جب کہ محمد دین فوق کے نزدیک کشمیر ایک سویا ہوا شیر ہے، اور جب یہ شیر جاگے گا تو اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔

کشمیر ہے اک شیر، مگر سویا ہوا ہے
جاگے گا تو مشکل سے وہ ہوجائے گا سنبھالا(۱۶)

ترانہ پاکستان کے خالق ''حفیظ جالندھری'' نے بھی اپنی خوب صورت اور دلوں کو موہ لینے والی شاعری میں اہل کشمیر کی حمایت میں بڑا نام پیدا کیا۔ وہ اپنی نظم ''تصویر'' میں جس کی بنا، پر انہیں راتوں رات کشمیر سے نکل جانے کو کہا گیا...... کہتے ہیں:

نقش فریادی ہے، یہ تقدیر کی تحریر کا
ایک پہلو یہ بھی ہے کشمیر کی تصویر کا(۱۷)

خلیفہ عبدالحکیم جو اصلاً کشمیر کے رہنے والے تھے...... وہ مسئلہ کشمیر اور اس میں خون مسلم کی ارزانی کا یوں ذکر کرتے ہیں:

حیواں یہاں مہنگا ہے تو انسان ہے سستا　یہ نوع خجستہ
ہے خون رلاتی مجھے آدم کی یہ توقیر　اے وادی کشمیر

۱۵۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، کشمیر میں اردو کی مزاحمتی شاعری، در پاکستان میں اردو، ۵/۳۲۷۔

۱۶۔ ایضاً، ص ۳۲۷۔

۱۷۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، کشمیر میں اردو کی مزاحمتی شاعری، در تاریخ اردو، ۵/۳۲۱۔

کشمیر میں ہونے والے مظالم نے اس کے حسن کو گرہن لگا دیا اور اس کے جمال کو گہنا دیا ہے، ضیاء الحسن ضیا نے اس کی غلامی اور مظلومی کو یوں نمایاں کیا ہے:

شفق اداس، صبا مضطرب، چمن مغموم
نظر نواز بہاروں کا بانکپن مغموم
تیرے پہاڑوں کی رفعت ملی ہے مٹی میں
تیرے سر پہ غموں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں (۱۸)

جب کوئی خطہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کے در و دیوار سے سیاہی اور مظلومی برسنے لگتی ہے...... یوسف ظفر کہتے ہیں:

آج اے کشمیر کیا گل ہوگئے تیرے چراغ
تیری راتوں کو زمین پر آسمان سمجھا تھا میں (۱۹)

ظلم کی سیاہ رات کسی خطے میں اپنے پر پھیلاتی ہے، تو اس کے ندی نالے خون جگر سے مخلوط اور اس کے جھیلیں نالۂ وشیوں کی علامات بن جاتی ہیں...... احمد شمیم نے خطۂ کشمیر میں خون سے پُر دجلہ کا یوں ذکر کیا ہے:

کوئی دیکھے تو میرے شہر کے بازاروں میں
دجلۂ خوں تو رواں آج بھی ہے
رسم شبیر جواں آج بھی ہے (۲۰)

اور امین طارق فریاد کرتے ہیں:

آج ہر گوشہ چمن کا ہے قفس سے بدتر
اس قدر عام نہ تھا حلقہ رنداں پہلے (۲۱)

۱۸۔ ایضاً، در کتاب مذکور ۵/۳۲۹

۱۹۔ ایضاً، ۵/۳۳۰

۲۰۔ ایضاً۔

۲۱۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، در کتاب مذکور، ۵/۳۳۰

رفیق بھٹی لکھتے ہیں:

صدائے درد و الم ہے ستم زدہ کشمیر
لہولہو ہے گلستاں کلی کلی زنجیر(۲۲)

جبکہ واحد اعجاز ہمدانی کو کشمیر ی میں جگہ جگہ معصوم لوگوں کی بکھری ہوئی لاشیں نظر آتی ہیں:

میں نے نیلم اور جہلم میں لاشے آتے دیکھے ہیں
سنتے تھے ان دریاؤں میں سونا آتا ہے(۲۳)

جب کہ گوجری کے معروف شاعر مخلص وجدانی کا وجدان کہتا ہے:

کتنی قندیلیں جلائیں ہم نے راہ شوق میں
کتنی جانیں دے کے زندہ کاشمر ہم نے کیا(۲۴)

۳۔ حصولِ آزادی کی جدوجہد کا جذبہ توانا

پھر مزاحمتی شاعری میں صرف رونا دھونا اور نالہ و فغاں ہی نہیں ہوتا، بلکہ اس میں حصول آزادی کے لیے مرنے کی تڑپ، حریت پسندی کا شجر توانا...... اور مستقبل کے خوب صورت اور سنہرے خوابوں کی نوید بھی ہوتی ہے۔ یہ سب باتیں مل کر مزاحمتی شاعری کو دشمن کے خلاف ایک ایسا ہتھیار بنا دیتی ہیں کہ جس کی کاٹ کا دشمن مقابلہ نہیں کر سکتا...... مقام مسرت ہے کہ ہمارے خطے کے شعراء نے کشمیر کے جذبۂ حریت و آزادی کو اب تک زندہ رکھا ہے اور پونے دو صدیاں بیت جانے کے باوجود، یہ جذبہ نہ صرف زندہ ہے، بلکہ بہت کچھ کرنے کا عزم بھی رکھتا ہے...... علامہ اقبال نے بجا طور پر کہا تھا:

جس خاک کے ضمیر میں ہے آتش چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاک ارجمند(۲۵)

اور مولانا ظفر علی مسلمان مجاہد کی یوں ڈھارس بندھاتے ہیں:

۲۲۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، در کتاب مذکور، ۵/۳۳۰

۲۳۔ ایضاً۔

۲۴۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، ۵/۳۳۷

۲۵۔ ایضاً، ۵/۳۳۷

اس اللہ کے بندے کو مسلمان سمجھو
ڈوگرے کا ہو جسے خوف نہ ڈر گورے کا(۲۶)

اسرائیل مہجور فرماتے ہیں:

جذبۂ اظہار حق ہر آن ہونا چاہیے
یہی جذبہ شاعری کی جان ہونا چاہیے(۲۷)

احمد حسین مجاہد......صبح نو کا مژدہ سناتے ہیں:

پس افق سہی، لیکن کہیں اجالا ہے
ہماری فکر کا سورج نکلنے والا ہے(۲۸)

جبکہ تحسین جعفری مجاہدوں کا حوصلہ اور ان کی ہمت یوں بندھاتے ہیں:

مجاہدین صف شکن بڑھے چلو بڑے چلو
سروں پہ باندھ کر کفن بڑھے چلو بڑھے چلو
بنام رب ذوالمنن بڑھے چلو بڑھے چلو
مجاہدین صف شکن بڑھے چلو بڑھے چلو(۲۹)

جب کہ غنی کاشمیری سنہرے مستقبل کی خوش خبری یوں سناتے ہیں:

آئین غلامی بدلے گا زنجیر غلامی ٹوٹے گی
اس پار کے محکوموں کی غنی تقدیر بدلنے والی ہے(۳۰)

اپنی ایک اور نظم میں غنی ''حریت پسندوں کے نام'' یہ پیغام دیتے ہیں:

جب نام کا تیرے اے ساقی پھر ورد کریں گے دیوانے
صحراؤں کو رونق بخشیں گے آباد کریں گے دیوانے

۲۶۔ ایضاً۔
۲۷۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، ۳۳۱/۵
۲۸۔ ایضاً۔
۲۹۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان، خطہ پونچھ اور اردو نظم، ۲۱۱/۵۔
۳۰۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان، در کتاب مذکور، ۲۱۶/۵۔

وہ عزم و یقیں کا پیکر ہیں، یاراں وفا کے ہیں راہی
سب ان کے سامنے گرد ہوئے تاریخ جہاں کے افسانے (۳۱)

مقصود جعفری اپنی نظم کشمیری مجاہد میں کہتے ہیں:

اک ہاتھ علم اک ہاتھ قلم
عباس کی جرأت یاد رہے
گھر تیرا اگر برباد ہوا
دل تیرا مگر آباد رہے (۳۲)

مقصود جعفری فلسطینی مجاہدہ ''لیلیٰ خالد کے نام'' والی نظم میں لکھتے ہیں:

لیلیٰ تیرے بدن میں گلوں کی ہیں نکہتیں
مانا کہ تو بھی حسن کی شہزادیوں میں ہے
لیکن تیری رگوں میں مچلتا ہے انقلاب
اور ہاتھ تیرا کفر کی بربادیوں میں ہے (۳۳)

کشمیر کے بزرگ شاعر اور نامور سیاسی قائد سردار محمد یوسف خان'' شاعر کشمیر'' میں کہتے ہیں:

جب حق ہی دبائے جاتے ہیں
جب لوگ ستائے جاتے ہیں
جب قہر کا عالم ہوتا ہے
جب ظلم بڑھائے جاتے ہیں
جب ظلم سے بچنے کی خاطر، ہتھیار اٹھائے جاتے ہیں (۳۴)

خورشید خان خورشید کا تعلق اسی سرزمین کے ساتھ ہے، مگر انہوں نے زندگی عرب کے میدان میں گزاری ،......وہ اپنے شعری مجموعے ''کرب مسلسل'' میں فرماتے ہیں:

جانب منزل رواں ہے حریت کا کاررواں
جاگ اٹھا وادی کشمیر کا ہر نوجواں

۳۱۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان، در کتاب مذکور، ۵/۲۱۶۔

۳۲۔ ایضاً، ۵/۲۲۳

۳۳۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان، خطہ پونچھ اور اردو نظم، در تاریخ اردو، ۵/۲۲۴۔

۳۴۔ ایضاً، ۵/۲۳۳۔

اپنا خون دے کر شہیدوں نے جو ہیں روشن کیے
آندھیوں میں ظلم کی بھی، بجھ سکے کب وہ دیے(۳۵)

طاؤس بانہالی......کشمیر پر مزاحمتی شاعری کا ایک معروف نام ہے،......وہ اپنی ایک کشمیری نظم میں، جس کا عنوان کشمیر ایک شہر ہے، میں کہتے ہیں:

میدان کربلا ہماری آنکھوں کے سامنے ہے
ظلم و جبر سے ہم ڈرنے والے نہیں
حق و انصاف کی خاطر جان دینا ہمارا اصول ہے
ظلم و جبر کی بیخ کنی کرنا ہمارا ایمان ہے
ہم اچھے اعمال کے قائل ہیں
ظالم اور جابر کے سامنے جھکنے والے نہیں
غیروں کو میدان میں ایسا سبق سکھایا
کہ وہ اپنا ہی سر پھوڑتے چلے گئے
کھاپی کے سونا ہماری عادت نہیں
کیوں کہ بزرگوں کا کہنا ہے نیند موت کی بہن ہے(۳۶)

(ترجمہ: الطاف اندرانی)

الغرض......شعراء کے کلام میں ......جنگی اور حربی حدت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ اپنے کلام کے ذریعے قوم کو جگانے، میدانِ عمل اور میدانِ حریت کی طرف چلانے، ان کی رہنمائی کرنے......ان میں جوش اور جذبہ پیدا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اس طرح ہمیں کشمیر کی مزاحمتی شاعری میں ...... بڑا واضح ارتقاء نظر آتا ہے، کہ شاعر حسن کشمیر سے بات شروع کرکے......اس کی آزادی اور حریت کے لیے جان و مال کی قربانی کا درس دینے لگ جاتا ہے اور پاکستان کے شعراء نے ہمیشہ اہل کشمیر کے نام یہ پیغام دیا ہے کہ ہمارے غم، ہمارے دل، ہمارے جسم، ہمارے ساتھ ہیں، تم اس سفر میں خود کو تنہا نہ سمجھنا۔

۳۵۔ ایضاً، ۲۴۱/۵۔

۳۶۔ ایضاً۔